کافرستان میں کیلاش اور ان کے عقائد ورسوم

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ قاضی چترال
مدیر: اِدارہ حفظ القرآن والتجوید، پشاور

کافرستان: یہ علاقہ دور اُفتادہ ہے اور اُونچے اُونچے پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے اور یہاں پہنچنے کے لئے کوئی صحیح پکا راستہ نہیں، صرف تھکا دینے والا کچا راستہ ہے، پورا علاقہ چترال شہر سے کوئی پینتیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے ''بمبوریت'' ''رُمبور اور'' ''بریر'' اُس کے بڑے گاؤں ہیں۔

کیلاش مذہب کے پیروکار اِن تین وادیوں میں آباد ہیں۔ بمبوریت میں کیلاش کے مقابلے میں مسلمان زیادہ ہیں، اس کی وجہ کیلاش قوم کا مسلمان ہونا ہے، رُمبو گاؤں میں مسلمان اور کیلاش برابر ہیں اور وادی ''بریر'' میں کیلاش مذہب کے لوگ زیادہ ہیں ان تینوں وادیوں کو ملا کر اس علاقے کو ''کافرستان'' کہا جاتا ہے۔

تاریخ: تاریخ دانوں نے اس قوم کے چترال آنے کی مختلف وجوہات اور متضاد بیانات نقل کئے ہیں، اکثریت کا خیال ہے کہ یہ قوم سکندر اعظم کے ساتھ ۳۲۴ قبل مسیح میں یہاں آئی ہے اور آباد ہوئی ہے۔

کیلاش کی وجہ تسمیہ: لفظ کیلاش کے وجود میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ اس قوم کا ایک سردار تھا، جس کا نام کیلاش تھا اُسے یہ معلوم تھا کہ وہ سکندر قوم سے تعلق رکھتا ہے اور یونان سے یہاں آ کر آباد ہوا ہے، وہ یہ بھی جانتا تھا کہ سکندر اعظم گھوڑے پر سوار ہو کر چترال میں آیا تھا اس لئے اس نے گھوڑے پر سوار سکندر اعظم کا مجسمہ بنایا اور اُس کی تعظیم کے لئے آہستہ آہستہ اس کو معبودیت کا درجہ دے دیا۔ جس جگہ یہ گھوڑے کا مجسمہ نصب ہے، اب وہ عبادت خانہ ہے، ان کی زبان میں اس کو ''مالوش'' کہا جاتا ہے، اس طرح مذہب کا نام سردار کے نام پر ''کیلاش'' موسوم ہوا۔

یہاں اس قوم کی تقریباً ۹۰٪ آبادی مشرف بہ اسلام ہو چکی ہے، صرف ۱۰ فیصد تا ہنوز کیلاش مذہب کے

اندھیرے میں زندگی گزار رہی ہے۔

مسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر یورپ کے عیسائی سیاحت کے بہانے یہاں آتے ہیں، اُن پر ڈالروں کی بارش کرتے ہیں اور یورپ میں اعلیٰ تعلیم کی لالچ دیتے ہیں اور بعض نوجوانوں کو لے بھی گئے اور وہاں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں، کچھ انگریز مرد یہاں آکر شادی کرتے ہیں، اور ایک عورت نے کیلاش مرد سے اس بنیاد پر شادی رچائی۔ کہ وہ یورپ میں اُن کی نسل پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مسلمان مخیر حضرات اس طرف توجہ دیں گے تو یورپ والوں کو یہاں آکر کھیل کھیلنے کا موقع نہیں ملے گا۔ اس کے لیے زیادہ پیسہ بھی خرچ نہیں کرنا پڑے گا، چند ہزار کے روپوں کی قربانی سے یہ تمام کافر مسلمان ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی مہربانی اور مخیر حضرات کی قربانی کو ان کے حق میں قبول فرما کر ان کو اسلام کے آب حیات میں لے لے، اگر یہ لوگ دوزخ سے جنت کی طرف آجائیں تو اس سے بہتر سعادت انسان کے لئے کیا ہو سکتی ہے۔

کیلاش مذہب میں تاریخ: اُن کے یہاں کیلنڈر اور تاریخوں کا جھنجھٹ نہیں، نہ ہی مہینوں کے نام ہیں، دنوں کے نام بھی نہیں۔ اس کے باوجود اپنے مخصوص حساب کتاب کے ذریعہ مرنے والے کی تاریخ وفات اور اس طرح کے دوسرے اہم واقعات یاد رکھتے ہیں۔

مہینے: مارچ، اپریل اور مئی کے مہینے میں اُن کے ہاں موت ہو جائے، تو موت کو بہت مقدس گردانا جاتا ہے کیونکہ کافرستان میں یہ تینوں مہینے بہت متبرک خیال کیے جاتے ہیں۔

کافرستان میں مکانات: کافرستان میں مکانات چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، بعض مکان سہ منزلہ لکڑی کے بنے ہوتے ہیں، اندر سے یہ مکان سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں کیونکہ آگ کمروں کے وسط میں جلائی جاتی ہے مکان کے ایک کمرے میں بکرے کے دو سینگ اور کسی دیودار درخت کے پتے مع شاخ کے لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ اجنبی کو ان کو چھونے نہیں دیتے۔ کیونکہ یہ درخت کی شاخیں بہت متبرک ہیں، اُن کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی ان پتوں کو چھو لے تو بہت جلد بیمار ہو کر مر جاتا ہے۔ ان لوگوں کے عقیدے کے مطابق اُن کی سلامتی کا دارومدار اِن پتوں پر ہے۔

عبادت گاہ: اُن کی عبادت گاہ درختوں کے جھنڈ میں ہے یہاں آکر عبادت کرتے ہیں، قربانی بھی یہاں کرتے ہیں، اُن کی زبان میں اس عبادت گاہ کو ''ملوش'' کہا جاتا ہے یہاں عورتوں کا داخلہ ممنوع ہے کیونکہ اُن کے مذہب کے مطابق عورت ناپاک اور نجس ہے۔

عورت: یہاں کی عورتیں مردوں کے ہمراہ کھیتوں میں کام کرتی ہیں، جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتی ہیں۔ لباس عورت کا ہو یا مرد کا اپنے ہاتھوں سے تیار کرتی ہیں۔ یہاں کی عورتیں بہت ہی خوبصورت ہوتی ہیں، بہت زیادہ محنتی بھی ہیں۔ سارا دن گھروں اور کھیتوں میں کام کرتی ہیں اس قوم میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں، جوتے کے تسمے کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔

لباس: کیلاش عورتیں عموماً لمبا کالے رنگ کا لباس پہنتی ہیں، کمر کے گرد ایک پٹی ہوتی ہے اس لباس کے کناروں پر مختلف قسم اور مختلف رنگ کی دستکاری ہوئی ہوتی ہے اور گلے میں مختلف قسم کے زیوارات زیب تن کرتی ہیں سر کے بالوں میں بہت زیادہ چٹیاں بناتی ہیں سر پر خوبصورت قسم کی ٹوپی (تاج نما) جو اپنے ہاتھوں سے بناتی ہیں پہنتی ہیں۔ کیلاش مرد سادہ قسم کے کپڑے پہنتے ہیں۔

عورت کے لئے مکان: یہاں کچھ مکان عورتوں کے لئے مخصوص ہیں، عورتیں یہاں حیض کے دوران قیام کرتی ہیں، یا بچہ کی پیدائش کا وقت جب قریب ہو، تو یہاں آتی ہیں۔ زچگی کے بعد چالیس دن عورتیں اسی مکان میں گزارتی ہیں اس کے بعد نہا دھو کر صاف لباس پہنتی ہیں بالوں میں کنگھی کرتی ہیں اور ٹوٹے ہوئے بالوں کا گچھا کنگھی سے نکال کر اس مکان کی کسی درز میں گھسا دیتی ہیں، یا اڑس دیتی ہیں، حیض والی عورتیں دس دن یہاں قیام کرتی ہیں اور پھر نہا دھو کر یہاں سے چلی جاتی ہیں، ان کی زبان میں اس مکان کو ''باشلینی'' کہا جاتا ہے، ان کے عقیدے کے مطابق اگر کوئی عورت اس کمرہ میں قیام کے دوران گھر کی طرف آجائے تو اس گھر پر آفت اور بلا نازل ہوتی ہے۔ ایسی عورتوں کے لئے کھانے پینے کی چیزیں ''باشلینی'' میں پہنچائی جاتی ہیں۔ اُن کے برتن بھی الگ رکھتے ہیں، اگر حیض ونفاس اور زچگی عورت برتنوں کو ہاتھ لگائے تو ان کے عقیدے کے مطابق برتن ناپاک ہو جاتا ہے۔

کافروں کا قبرستان: راستے میں ان کافروں کا قبرستان آتا ہے اُن کی تمام رسومات میں سب سے دلچسپ اور عجیب رسم ان کے مُردوں کی تجہیز و تکفین ہے، جب کوئی کیلاش مرجاتا ہے تو یہ لوگ لاش کے سامنے کھڑے ہو کر بندوق سے فائر کرتے ہیں، اُن کا عقیدہ ہے کہ کہیں لاش میں روح واپس نہ آئے۔

جب کوئی مر جاتا ہے تو مردے کو ایک سے تین دن تک گھر میں رکھا جاتا ہے، غریب جلدی دفن کرتا ہے مگر مالدار تاخیر کرتا ہے، مردے کو نئے کپڑے پہنا کر اس کے سامنے ناچتے ہیں اور گاتے ہیں اور اس کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ جس گھر میں کوئی مرجائے تو اس گھر سے عورت ایک مہینہ تک باہر نہیں نکلتی اس دوران لوگ تعزیت کے لئے آتے ہیں۔

قدیم زمانہ میں لاش کو صندوق میں ڈال کر وہاں قبرستان میں پھینک آتے تھے جس سے پوری فضا میں سڑاندا اور

بد بو پھیلی ہوتی تھی، سانس لینا دوبھر ہوتا...... ان صندوقوں کے سرہانے پر مرنے والوں کے مجسمے ایستادہ ہوتے۔ کیونکہ کچھ سال پہلے تک یہاں مُردوں کو دفن نہیں کیا جاتا تھا اور نہ ہی نذر آتش کیا جاتا تھا بلکہ جب کوئی شخص مرجاتا تو اس کی لاش ایک چارپائی پر ڈال کر قبرستان لے جاتے۔ وہاں ایک صندوق پہلے سے تیار ہوتا تھا لاش کو اس صندوق میں رکھ کر اور چند ایک رسومات کے بعد صندوق کا ڈھکنا بند کر دیتے تھے اور پھر صندوق کو وہیں رکھ کر چارپائی کو وہیں پھینک کر گھروں کو واپس ہوجاتے تھے، اور ایک سال بعد مجسمہ کرنے کی رسم ادا کی جاتی تھی۔ (اب تو دفن کیا جاتا ہے باقی رسمیں وہی ہیں) مُردوں کی تدفین کے سلسلے میں ان کی رسمیں اور بھی ہیں اور عجیب بھی ہیں، مثلاً جب یہاں کوئی شخص مرجاتا ہے تو اسے اچھی طرح نہلا دھلا کر نہایت عمدہ ریشمی لباس پہنایا جاتا ہے، سر پر ایک خاص قسم کی ٹوپی پہنائی جاتی ہے جو کانوں تک اس کے سر کو ڈھانپ لیتی ہے اس کے بعد مُردے کو چارپائی پر لٹا دیا جاتا ہے۔ پھر سب عزیز واقارب لاش کے گرد رقص کرتے ہیں۔ رقص ان لوگوں کی زندگی کا لازمی جزء ہے خواہ خوشی کا موقع ہو یا غم کا، خواہ کوئی مذہبی رسم ہو یا سماجی تقریب، کوئی جارہا ہو یا کوئی آرہا ہے۔ رقص انہوں نے ہرصورت کرنا ہے۔ ایک طرف رقص ہورہا ہوتا ہے تو دوسری طرف مردے کے لواحقین گریہ وزاری اور رونے دھونے میں مشغول رہتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد لاش کو ایک بڑے مکان میں منتقل کر دیا جاتا ہے جو اسی مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے اس مکان کے وسط میں ایک بڑا کمرہ ہوتا ہے، جہاں یہ لاش رکھی جاتی ہے یہاں آکر جنازہ اٹھانے والے پھر رقص کرتے ہیں، یہ سلسلہ تمام رات جاری رہتا ہے اگر مرنے والا مرد ہو تو رقص کیا جاتا ہے۔ البتہ عورت ہو تو رقص نہیں کیا جاتا۔ اس طرح دس سال سے کم عمر کا بچہ مرجائے تو اس کے لئے رقص نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح اگر بوڑھا آدمی مرجائے تو اس پر گریہ وزاری نہیں کرتے بلکہ جی بھر کر خوشی مناتے ہیں، رقص کی محفلیں منعقد کرتی ہیں، ہنستے ہیں گاتے ہیں اور ایسے لگتا ہے جیسے شادی کی تقریب ہو۔ اس دھوم دھام کا مقصد یہ ہے کہ یہ شخص ایک بھرپور زندگی گزار کر دنیا سے رخصت ہوا اور ایک لمبی زندگی گزار کر دنیا سے چلا گیا۔

موت کی تقریب کو ایک جشن کے طور پر منایا جاتا ہے تقریباً دس من کے قریب گندم کی روٹیاں پکتی ہیں، بکرے ذبح کئے جاتے ہیں اور گردونواح کے مردوزن کو بلا کر کھلایا جاتا ہے۔ لوگ جب مردے کے لئے رقص میں مشغول ہوتے ہیں تو ساتھ ساتھ غمناک گیت بھی گاتے ہیں، جس میں مردے کی خوبیاں اور اس کی سخاوت، شجاعت اور اچھائیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ جشن کبھی سرد موسم میں ایک رات ایک دن تک جاری رہتا ہے، صاحب حیثیت کے لیے یہ جشن تین دن تک جاری رہتا ہے۔

لاش قبرستان میں رکھ کراس کے دائیں بازو کے قریب دو روٹیاں اور تھوڑا سا گھی رکھ دیا جاتا ہے تا کہ ارواح مردے کو نہ ستائیں اور نہ ہی لاش کو نقصان پہنچائیں اس رسم کو یہاں کی زبان میں ''اشپیری'' کہا جاتا ہے۔قبرستان میں موجود درختوں کو کاٹنا ممنوع ہے ان کے عقیدے کے مطابق ان درختوں میں روحوں کا بسیرا ہوتا ہے اور ان درختوں کو کاٹنے سے روحیں بے گھر ہو جاتی ہیں اور عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہیں،قبرستان میں موجود درخت خواہ سوکھ جائیں،گر جائیں،راکھ بن جائیں،کافران کو نہیں اٹھاتے۔

زندگی اور موت: زندگی اور موت کے بارے میں کافروں کا یہ نظریہ ہے کہ ''جب تک سانس،تب تک آس'' زندگی کو بوجھ نہیں بناتے اور ہنستے کھیلتے زندگی گزارتے ہیں اُن کا نظریہ یہ ہے کہ ہر شئے سے زیادہ سے زیادہ لذت حاصل کی جائے۔اور یہ زندگی بھر پور طریقے سے گزاری جائے۔موت اُن کے نزدیک راہ نجات ہے یہ شراب کا وہ آخری جام ہے جس کا سُرور دائمی ہے۔

بدروح: کافرلوگ بدروحوں پر یقین رکھتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ بدروحیں اس دنیا میں بھٹکتی رہتی ہیں ان کا کوئی مستقل ٹھکانا نہیں ہوتا اور وہ زندہ انسانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں رہتی ہیں، چنانچہ یہ لوگ ان بدروحوں سے بچنے کی تدابیر وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں،اور سال میں ایک دفعہ بکرے کی قربانی بھی دیتے ہیں اور کبھی کبھی ''ملوش''،یعنی مذہبی پیشواؤں کو گھر بلا کر عبادت کروالیتے ہیں تا کہ ان بدروحوں کے قہر سے بچے رہیں۔

مرغ کھانا: یہ لوگ مرغ نہیں پالتے اور نہ ہی کھاتے ہیں اُن کے مذہب میں مرغ حرام ہے اور یہ شیطان کا مظہر ہے۔

مذہبی پیشوا: کافروں کے مذہبی پیشوا کا نام مقامی زبان میں ''تو لک'' ہے،یہ معمولی لباس پہنتا ہے ڈاڑھی،مونچھ صاف ہوتی ہیں شکل وشباہت میں عام کافروں کی طرح ہے،پوری وادی کے کافروں کا مذہبی پیشوا ہے،ان کافروں کے نظریے کے مطابق یہ سخت ریاضت کرتا ہے،بے انتہا عبادت کرتا ہے۔کافرلوگ سال میں ایک مرتبہ اس ''تو لک'' کے اعزاز میں جشن مناتے ہیں۔وہ اس طرح کہ دیودار کے درخت کی ٹہنیاں جلائی جاتی ہیں اور یہ اُن کے دھوئیں میں رقص کرتا ہے۔ رقص کے دوران اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے گویا یہ عالم رُویا میں چلا جاتا ہے اور اس حالت میں یہ غیب کی خبریں بتاتا ہے یعنی بارش کب ہوگی؟ کیسے ہوگی،فصل کیسے ہوگی؟ لوگ تندرست رہیں گے یا کوئی بیماری اُن پر حملہ کرے گی؟ بچے کیسے ہوں گے؟ یہ لوگ ان خبروں کو یاد کر لیتے ہیں اور انہی پیشگوئیوں کی روشنی میں اپنا مستقبل ترتیب دیتے ہیں۔

مذہبی رقص گاہ: اس گاؤں میں ایک بڑی عمارت ہے جو ان کی مذہبی رقص گاہ ہے جہاں مختلف رسموں کی ادائیگی ہوتی ہے،ان کی زبان میں اسے ''جشتگان'' کہتے ہیں،رقص ان کی عبادت کا ایک لازمی جزء ہے اور یہ جگہ ان کے نزدیک

بہت مبارک ہے یہاں ایک بڑا کمرہ ہے جہاں گھوڑے کے سر کا ایک مجسمہ نصب ہے اس کو وہ معبود مانتے ہیں۔ سردیوں کے موسم میں جب برف باری زوروں پر ہوتی ہے تو اس ہال کو رقص گاہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں، موسم گرما کے لئے ایک اور جگہ مخصوص ہے اسے ''چارسو'' کہتے ہیں دیواروں پر بکروں کے سینگ لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور درمیان میں گھوڑے کے سر کا ایک عظیم مجسمہ جو کہ اک چبوترے پر رکھا ہوا ہوتا ہے، ہر آنے والا کافر اپنے ساتھ دیودار کی لکڑی کی ایک شاخ ضرور لاتا ہے اور پھر ہال کے وسط میں جلتی ہوئی آگ میں اسے پھینک کر محو رقص ہو جاتا ہے، ایک ''پروہت'' یہاں ہر وقت موجود رہتا ہے ڈیوٹی دیتا ہے۔ تہوار: کافرستان میں چار تہوار رائج اور مشہور ہیں۔

۱......ایک تہوار مئی کے مہینہ میں منایا جاتا ہے، اس وقت ہر طرف بہار کی آمد آمد ہوتی ہے، اس کا نام ''چلم جوشٹ'' ہے یہ لوگ اس روز دودھ جمع کرتے ہیں خاص طور پر اس تہوار کے لئے دودھ کافی مقدار میں جمع کرتے ہیں اس تہوار سے پہلے کسی کو دودھ پینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس تہوار میں یہ لوگ کئی دن گاتے ہیں اور رقص کرتے ہیں۔

۲......دوسرے تہوار کا نام ''چترمس'' ہے یہ تہوار نئے عیسوی سال کی خوشی میں منایا جاتا ہے اس تہوار میں مذہبی پیشوا نئے سال کے حالات اور واقعات کی پیش گوئی کرتا ہے۔

۳......تیسرا تہوار ''اوچل'' ہے یہ تہوار موسم خزان میں منایا جاتا ہے، جب گڈریئے جنگل کے چراگاہوں سے بکریوں کو لے کر واپس ہوتے ہیں، تو اس موقع پر وہ ناچتے ہیں اور شراب پیتے ہیں اس تہوار سے پہلے وہ کسی کو انگور کھانے نہیں دیتے۔

۴...... چوتھا تہوار ''پول'' ہے یہ دونوں تہوار اگست کے مہینہ میں منائے جاتے ہیں ''چترمس'' بالکل ویسے ہی منایا جاتا ہے جیسے کرسچن لوگوں میں ''کرسمس'' ہے ہندوؤں میں دیوالی اور مسلمانوں میں ''عید'' منائی جاتی ہے۔

اس تہوار کے دوران کافر دیوانہ وار ''رقص'' کرتے ہیں یہ جشن متواتر تین دن تک منایا جاتا ہے، شراب نوشی خوب کرتے ہیں، شراب نوشی کو وہ برا بھی نہیں سمجھتے، نئے کپڑے پہنتے ہیں اور آگ کے گرد بھی رقص کرتے ہیں، انکا عقیدہ ہے کہ آگ کے گرد ناچنے سے جسم کی تمام غلاظتیں دور ہو جاتی ہیں اور انسان پاک ہو جاتا ہے، رقص سے تھک ہار کر مرد ایک طرف اور عورتیں ان کے مقابل قطار بنا کر بیٹھ جاتی ہیں اور پھر شراب کا دور چلتا ہے عورتیں اور مرد دونوں شراب نوشی کی اس تقریب میں برابر کے حصہ دار ہوتے ہیں

تہوار کے دنوں میں دروازوں، دیواروں اور چھتوں کو اچھی طرح دھونی دی جاتی ہے ان کے مطابق ان پتوں کا دھواں آنے والے سال میں انہیں ارضی وسماوی بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے، آگ جلاتے وقت وہ کچھ مذہبی گیت بھی گاتے ہیں جن کا مطلب یہ ہے ''ہماری گاؤں آباد رہیں، ہماری فصلیں سدا بہار ہوں، غلاظت کا خاتمہ ہو، بھوت

بھاگ جائیں، اور ہمارے مویشی زیادہ بچے جنیں'' وغیرہ۔

اس کے بعد وہ تمام بچے جن کی عمر سات سال کی ہوتی ہے ایک جگہ جمع ہوتے ہیں ان کو سفید کپڑے پہنائے جاتے ہیں، ان کو شلوار پہنائی جاتی ہے ان کپڑوں کو ان کی زبان میں ''صدرہ'' کہتے ہیں، ایک کمر بند باندھا جاتا ہے جسے ''گسی'' کہتے ہیں پھر ''تو لک'' آ کر اپنی زبان میں دعائیں پڑھتا ہے بچوں کو خوش حالی اور نیک بختی کی دعا دی جاتی ہے، لڑکیوں کو لمبا چوغہ پہنایا جاتا ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اس لمبے کُرتے کے اندر بالکل عریاں ہوتی ہیں۔

ان تہواروں کے علاوہ ایک اور تہوار جو سردیوں کے آغاز ۲۱ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک مناتے ہیں ایک ہفتہ کے تہوار میں وہ ایک کھلے میدان میں جمع ہوتے ہیں اس تہوار کے دنوں میں ان کے تمام لوگ شرکت کرتے ہیں۔

تہواروں کے مواقع پر یہ لوگ چھوٹی چھوٹی روٹیاں پکا کر جنگل اور ویرانوں میں پھینک دیتے ہیں کافروں کے خیال میں مردوں کی روحیں وہاں بھوکی پیاسی بھٹک رہی ہوتی ہیں، یہ روٹیاں کھا کر وہ انہیں نقصان پہنچانے کے بجائے اُن کی بہتری کا سوچتی ہیں اور اُن کی خوشیوں میں شامل ہو جاتی ہیں۔

قومیت کا نشان: ہر کافر کی گردن میں قومیت کا نشان ہوتا ہے مرد یا عورت گلے میں اپنی حیثیت کے مطابق چاندی یا لوہے کا حلقہ پہنتے ہیں اور سات سال کی عمر میں ہی یہ حلقہ ان کی گردن میں ڈالا جاتا ہے یہ حلقہ ان کی پہچان ہے کہ ان کا تعلق ''کیلاش قبیلے'' سے ہے، اور وہ کافرستان کے رہنے والے ہیں، جس وقت یہ نشان بچے کی گردن میں ڈالتے ہیں تو اسوقت محفل رقص و سرور منعقد کی جاتی ہے۔

قربانی: قربانی کی رسم اس طرح ادا کی جاتی ہے کہ ایک شخص بکرے پر سوار ہو جاتا ہے اور بکرے کی داڑھی پکڑ کر ایک وار میں بکرے کا سر تن سے جدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر ایک وار میں کامیابی نہ ہوئی تو قربانی کے جانور کو رد کر دیا جاتا ہے اور دوسرا بکرا لایا جاتا ہے۔ جب بکرے کے دھڑ سے خون کے فوارے چھوٹتے ہیں تو ماں اپنے ہاتھوں سے یہ خون بچے کے چہرے پر ملتی ہے اور پھر خشک میوہ تمام حاضرین میں تقسیم کیا جاتا ہے پھر گوشت پکا کر کھایا جاتا ہے۔

شادی: کیلاش مرد کئی عورتوں سے شادی کر سکتا ہے ان کے ہاں دولہا دولہن کے والدین کو پیسے دیتا ہے۔ اگر کوئی مرد شادی شدہ عورت کو اغوا کرے تو اغوا کار سے دوگنی رقم وصول کی جاتی ہے۔ شادی کی رسم اس طرح ادا ہوتی ہے کہ مرد جس عورت کو پسند کرتا ہو، تو ایک بوڑھی عورت ان کو دیکھ لیتی ہے کہ مطلوبہ جوڑا ایک دوسرے کے لئے مناسب ہیں یا نہیں۔ پھر طالب اس کے گھر ایک چولہا، ہانڈی، بندوق اور ایک عدد گائے یا بیل یا بکری لے کر پہنچ جاتا ہے اور اس سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کی شریک سفر بن جائے۔ اس رسم کو ''اشپیری'' کہتے ہیں اگر عورت راضی ہو تو

وہ چیزیں قبول کر لیتی ہے۔ مرد واپس چلا جاتا ہے اور پھر دوستوں کے ہمراہ دوبارہ اس کے گھر آتا ہے اور مکان کے سامنے ڈیرہ ڈال دیتا ہے۔ شام کے وقت عورت اپنی ہم جولیوں کے ہمراہ گھر سے باہر نکلتی ہے اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے زمین پر دوزانوں ہو کر بیٹھ جاتے ہیں، یہ ان کی باہمی رضامندی کا اظہار ہوتا ہے، اس کے بعد ان کا مذہبی پیشوا یعنی ''تو لک'' آ کر انہیں دعائیں دیتا ہے۔ تو ان کے لواحقین اور قرب وجوار کے لوگ اُن کے اردگرد رقص کرنے لگتے ہیں دولہا کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ کھاتے پیتے، ہنسی مذاق کرتے اور شراب نوشی سے دل بہلانے لگتے ہیں اور شادی کا اچھا خاصا ہنگامہ شروع ہو جاتا ہے اور اس کے بعد شادی کی اس رسم کا سب سے عجیب وغریب اور ہوشربا پہلو سامنے آتا ہے ایک بکرا لایا جاتا ہے اور سات سال کا بچہ ایک ہی وار میں اس کا سرتن سے جدا کر دیتا ہے اور اس کے دھڑ سے ابلتے ہوئے خون میں اپنے دونوں ہاتھ لتھڑ کر دولہا دولہن کے منہ پر پھیر دیتا ہے پھر تمام موجود لوگ خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

اس کے بعد یہ تمام حضرات ایک جلوس کی صورت میں ''چشتگان'' کی راہ لیتے ہیں اور یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ تمام راستہ وہ ناچتے اور گاتے ہوئے جاتے ہیں اور ''چشتگان'' میں بھی تمام رات جام لٹاتے ہیں اور کھاتے پیتے رہتے ہیں اور رقص وسرور میں مشغول رہتے ہیں یہ محفل گویا ان کی شادی کا جشن ہے اور اس طرح دولہا دولہن اپنی شادی شدہ زندگی کا آغاز کرتے ہیں اس جشن کے توسط سے یہ اعلان کرنا بھی مقصود ہوتا ہے ایک تو یہ مرد عورت میاں بیوی ہیں اور یہ کہ زندگی عیش ونشاط کا نام ہے فکروغم کی کوئی چیز اس جہاں میں موجود نہیں۔

ایک رسم بد یہ بھی ہے جو نسبتاً معیوب ہے بہرحال یہاں یہ طریقہ رائج ہے سہاگ رات کو دولہا دولہن تمام افراد کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں سوتے ہیں فطری لباس میں کسی قسم کی جھجک اور شرم محسوس نہیں کرتے۔ اس کی وجہ شاید ان کی غریبی ہے، دوسرا کمرہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ گھر کے افراد کے ساتھ ایک ہی کمرہ میں سونے پر مجبور ہیں۔

حاملہ عورت: حاملہ عورت کی یہ کافر بہت عزت کرتے ہیں اسے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں اور اس سے نزدیکی سے اجتناب کرتے ہیں یہاں تک کہ بچے کی پیدائش ہو جائے۔ اور پیدائش کے ایک سال بعد تک اس سے دوری برتتے ہیں ان کے خیال میں جب تک بچہ اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے مرد عورت میں جسمانی رشتہ استوار نہیں ہونا چاہئے۔ اس طرح بچے کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے اور وہ تندرست توانا نہیں ہوتا۔

اگر کوئی حاملہ عورت گاؤں کے مکھیا (مذہبی پیشوا) کے پاس جا کر اسے بتلائے کہ وہ حاملہ ہے اور فلاں شخص اس کا ذمہ دار ہے۔ تو خواہ وہ شادی شدہ ہو یا کنوارہ اسے ہر حال میں اس سے شادی کرنا پڑتی ہے عورت کے لئے ضروری

نہیں کہ وہ کوئی ثبوت مہیا کرے اس کا کہنا ہی کافی ہے عورت کی بات مقدم ہے۔

پیدائش: یہاں کافروں میں دستور ہے کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو بہت خوشی مناتے ہیں جب کہ لڑکی کی پیدائش خاموشی سے گزر جاتی ہے۔

دودھ پلانا: ہر عورت بچے کو دو سال تک دودھ پلاتی ہے کسی دوسری عورت کا دودھ بچہ کو نہیں دیا جاتا اور اسے معیوب سمجھا جاتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اگر کسی دوسری عورت کا دودھ بچے کے خون میں شامل ہو گیا تو پھر یہ بچہ خالصتاً ماں کے خون کا متماثل نہ ہوگا جب کہ اس کے خون کا ایک ایک قطرہ ماں کے خون کی پیداوار ہونا چاہئے۔

مرد وعورت: کافرستان میں مرد و عورت جنسی معاملات میں آزاد ہیں روک ٹوک موجود نہیں، مادر پدر آزاد ہیں۔ یہاں اگر کسی شخص کی بیوی مر جاتی ہے تو وہ ایک سال تک انتظار کرتا ہے اور دوسری شادی نہیں کرتا، اس طرح کسی عورت کا خاوند اگر مر جائے تو وہ بھی ایک سال تک انتظار کرتی ہے اس کے بعد یہ چاہیں تو دوسری شادی رچا سکتے ہیں۔

طلاق: یہاں طلاق سب سے آسان فعل ہے کافر عورت اور مرد کسی وقت بھی ایک دوسرے کو طلاق دے سکتے ہیں اور طریق کار یہ ہے کہ وہ سب کے سامنے ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔

ختنہ: یہاں بچوں کے ختنے نہیں کرائے جاتے۔ جب بچہ تین سال کا ہوتا ہے تو اس کا نام رکھنے کی رسم ادا کی جاتی ہے نام عموماً جانوروں پر رکھتے ہیں۔

نام: اُن کے مردوں کے ناموں کے کچھ نمونہ یہ "ازدر، کاسم کان، گل بج، اپی جائے، رینگور، ہاپوپ، لادی، جومن، شیاطان، میموں وغیرہ۔

عورتوں کے نام عموماً یہ ہوتے ہیں۔ "شنگل، الامن، جوزی، لکشمن، چورین گاہ، کرک بیگم، شرین گل، قد شیرین،

زبان: اُن کی اپنی زبان ہے جس میں فارسی، ہندی، سنسکرت اور یونانی کی کچھ نہ کچھ آمیزش ہے۔

عورت: عورت کو وہ نجس خیال کرتے ہیں اور ان کا معبد میں داخلہ بھی ممنوع ہے اگر کوئی عورت بھولے سے یا قصداً اندر چلی جائے تو عبادت گاہ ناپاک ہو جاتی ہے پھر کوئی مصیبت آتی ہے۔

عورت اور شہد: اگر کوئی کافر عورت شہد کے چھتہ کو دیکھ لے، تو اس پر اس چھتے کا شہد کھانا ممنوع قرار دیا جاتا ہے وہ کسی ایسے چھتے کا شہد کھا سکتی ہے جو اس نے دیکھا نہ ہو۔ مردوں پر ایسی کوئی پابندی نہیں۔

عورت اور گلاس: یہاں کافرستان میں عورتیں گلاس میں پانی نہیں پیتیں، ہمیشہ پیالے میں پانی پیتی ہیں۔

جمعہ کا دن: کافرستان میں ایک دن بہت متبرک تسلیم کیا جاتا ہے اور وہ دن جمعہ کا دن ہے، اسے یہ لوگ "اگر"

کہتے ہیں ''چار اگر'' کہتے ہیں اور ''تین دن'' ملا کران کا مہینہ پورا ہوتا ہے ''اگر'' والے دن کافر لوگ کوئی کام نہیں کرتے، بس آرام کرتے ہیں جوان کارقص وسرور کی محفلیں منعقد کرتے ہیں شام کو مذہبی رسوم ادا کی جاتی ہے۔ بیس کا ہندسہ اُن کے نزدیک قابل تعظیم ہے۔

زکوٰۃ: یہاں زکوٰۃ دینے کا رواج ہے اگر کسی کے پاس ساٹھ سے زیادہ بکرے ہوں تو وہ ساٹھ سے اوپر جتنے بھی بکرے ہوں انہیں ذبح کر کے ان کا گوشت اڑوس پڑوس کے لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہے گوشت کے ساتھ ساتھ انہیں گھی اور چاول بھی بھجواتا ہے اس کے ساتھ ایک بکرا ''ملوش دیوتا'' کی نذر بھی کیا جاتا ہے۔

چاند گرہن: جب چاند یا سورج گرہن کی حالت میں ہو تو تمام کافر مل کر طبل اور گھنٹے بجاتے ہیں اس طرح وہ (اپنے زعم میں) گرہن کے نحس اثرات کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے خیال کے مطابق کہ گرہن کی حالت میں سورج یا چاند مشکل میں گرفتار ہیں اور ڈھول بجا کر وہ ان کی مدد کرتے ہیں تاکہ بدلے میں وہ انہیں ہر قسم کے مصائب سے محفوظ رکھیں۔ بعض کافروں کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ کوئی شیر چاند یا سورج کو کھانے کی کوشش کر رہا ہے اور شور مچا کر وہ اس کو بھگا دیتے ہیں۔ پہلی رات کا چاند دیکھ کر یہ لوگ دودھ اور چاندی کو دیکھتے ہیں۔

وراثت: وراثت کی تقسیم اس طرح ہوتی ہے کہ بھیڑ اور بکریوں کے علاوہ تمام املاک لڑکیوں کی ہوتی ہیں لڑکوں کو صرف جانور ملتے ہیں اس کے علاوہ باقی چیزوں پر ان کا کوئی حق نہیں ہوتا۔

یہاں مذہبی رہنماؤں میں بھی وراثت چلتی ہے۔ سب سے بڑا مذہبی پیشوا ''تو لک'' ہے اور اس سے کم تر درجے کے مذہبی پیشوا کو ''تیان'' کہتے ہیں، جب ایک مذہبی پیشوا فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ اس کے بیٹے کو مذہبی پیشوا مقرر کر دیا جاتا ہے اگر اس کا کوئی بیٹا نہ ہو تو اس صورت میں کوئی اور شخص یہ گدی سنبھالتا ہے۔

قوس قزح: قوس قزح کے متعلق ان کا عقیدہ وخیال یہ ہے کہ جہاں اس کے سرے افق کو چھوتے ہیں وہاں ضرور کوئی خوفناک جنگ ہوگی۔

نجوم: نجوم پر ان کا عقیدہ پختہ ہے۔

زلزلہ: جب کبھی زلزلہ آتا ہے تو بھاگ کر گھروں میں چھپ جاتے ہیں اور آگ جلا کر اس پر خشک آٹا چھڑکتے ہیں۔ اُن کے خیال میں یہ زلزلہ نہیں بلکہ ان پر دیوتاؤں کا قہر نازل ہوا ہے اور اس قہر کو ختم کرنے کے لئے وہ یہ رسم ادا کرتے ہیں۔

دوزخ: ان کے عقیدہ میں دوزخ کا وجود ہی نہیں۔ یہ دنیا اور بعد دنیا صرف بہشت ہے۔

☆☆☆